Dr shyama parsad mukharjee university,Ranchi

B.A Sem-04

Sub:- Urdu, URD-HC 403

درج ذیل معروضی سوالات کا جواب دیجیے۔

(i) سرسید احمد خان احمدان میں سے کیا تھے؟

(الف) ناول نگار (ب) انشائیہ نگار (ج) شاعر

(ii) سرسید احمد خان کی پیدائش کہاں ہوئی؟

(الف) علی گڑھ (ب) بنارس (ج) دلی

(iii) سرسید کا انتقال کب ہوا؟

(الف) 1898ء (ب) 1888ء (ج) 1870ء

(iv) رباعی کتنے مصرعے کا ہوتا ہے؟

(الف) چھ (ب) تین (ج) چار

(v) قطعہ کتنے مصرعے کا ہوتا ہے؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) چار

(vi) دھوبی کا مونث کون ہوگا؟

(الف) دھوبنی (ب) دھوبن (ج) دھوبیا

(vii) روح کی جمع کیا ہے؟

(الف) روحیں (ب) ارواح (ج) روحانی

(viii) رفیق کی جمع کیا ہے؟

(الف) رفقاء　　(ب) رفیقیں　　(ج) رفاق

(ix) معلم کا مونث کیا ہوگا؟

(الف) عالم　　(ب) معلمی　　(ج) معلمہ

(x) ملازمہ کا مذکر کیا ہوگا؟

(الف) ملا　　(ب) ملازم　　(ج) ملازمی

subjective

(2) سرسید احمد خان کی حالات زندگی پیش کریں۔

(3) مضمون گزرا ہوا زمانہ کا خلاصہ پیش کریں۔

(4) انشائیہ کی تعریف لکھیں۔

(5) رباعی کی تعریف لکھیں۔

(6) جوش ملیح آبادی کی حالات زندگی پیش کریں۔

(7) مذکر سے مونث بنائیں۔

اونٹ، درزی، شاعر، ماموں، گھوڑا

(8) واحد سے جمع بنائیں۔

امر، نور، تقریر، ذکر، وقت

(9) فیض کی حالات زندگی تحریر کریں۔

امیر	امرا
تقریر	تقاریر
جذبہ	جذبات
حق	حقوق
خصلت	خصائل
ذکر	اذکار
خاتون	خواتین
جاہل	جہلا
وقت	اوقات

Scanned with CamScanner

ہوا زمانہ بدل گیا اور اس نے ایسا ہی ظلم شروع کیا تو انسانوں اور حیوانوں کی
بھلائی کے لئے ہوتا۔ یہ سوچ کر اس نے ایک سرد آہ بھری اور بے ہوش ہو گیا
تھوڑی دیر بعد جب اسے ہوش آیا تو دیکھا کہ دلہن وہاں رونے اور
فریاد کا سبب پوچھتی ہے۔ وہ بوڑھا خود دراصل ایک بزرگ تھا۔ اس نے ماں کو
سب باتیں۔ ماں نے بتایا جیسا اس دلہن نے اپنے وصیت کی کہ ایسا نہ ہو کر بوڑھا
پھر اس بوڑھے کی طرح پچھتانا پڑے جیسا خواب میں دیکھا تھا۔ بزرگ بلند

Scanned with CamScanner

عظمت اور شگفتہ نگاری سے پُر لطف انداز میں بیان کر دیتا ہے ابتدا میں
کچھ تمثیلی انشائیے بھی لکھے گئے۔ انہیں رمزیہ (Allegory) کہا جاتا ہے اس کی
بہترین مثال محمد حسین آزاد کی کتاب نیرنگِ خیال ہے۔ سر سید، شبلی، حالی،
اور خواجہ حسن نظامی سے لے کر نیاز فتح پوری، سید ابوالحسن، خواجہ غلام السیدین

Scanned with CamScanner

بناتے تھے لیکن وہ ان کی طرف توجہ نہیں دیتا تھا اور سمجھتا تھا کہ ابھی زندگی بہت باقی
ہے۔ آنے والے وقت میں یہ اچھے کام کریں گے۔ وقت اسی طرح گزرتا گیا۔ اور وہ
ایسے کام نہ کر سکا جو انسانوں کی بھلائی اور اچھائی کیلئے ہوتے۔ اس نے جو کچھ کیا
اپنے لئے کیا۔ اس بوڑھے کو یہ جان کر افسوس ہو رہا ہے کہ سارا وقت یونہی ضائع کر لیا کر

کی شعری اصناف صفحہ 98)

- نورالحسن نقوی کے مطابق دکنی شاعر میر **عبدالقادر** نے 1700ء میں اردو کی پہلی رباعی کہی تھی۔ (تاریخ ادب اردو صفحہ 48)

اردو کے اہم رباعی گو شعرا: محمد قلی قطب شاہ، میر عبدالقادر، امجد حیدرآبادی، انیس، جگت موہن لال رواں، فراق، امیر مینائی، حالی، شاد، فضل حق آزاد، اکبر

- رباعی میں قافیہ کی ترتیب حسب ذیل ہوتی ہے بطور مثال:

الف	الف
الف	ب

✪✪✪

قطعہ

- قطعہ اس نظم کو کہتے ہیں جو مضمونِ واحد پر مشتمل ہو اور اس کا پہلا شعر غزل اور قصیدے کی طرح مطلع نہ ہو بلکہ صرف ہر شعر کے دوسرے مصرعے ہم قافیہ یا ہم ردیف ہوں یعنی قطعہ کا پہلا اور دوسرا مصرع ہم قافیہ یا ہم ردیف نہ ہو بلکہ صرف دوسرا مصرعہ، چوتھا مصرعہ، چھٹا مصرعہ ہم قافیہ یا ہم ردیف ہوں علی ہذا القیاس۔
- قطعہ میں کم سے کم **دو شعر یا چار مصرعے** ہوتے ہیں اور زیادہ کی کوئی تعداد متعین نہیں۔
- قطعہ میں موضوع کی کوئی قید نہیں ہر طرح کے موضوعات اس میں سما سکتے ہیں۔
- یاد رہے کہ قطعہ اور غزل میں فرق یہ ہے کہ قطعہ میں مربوط خیالی ہوتی ہے جبکہ غزل میں اس کے برعکس ریزہ خیالی ہوتی ہے۔
- قطعہ کے لیے کسی بحر یا وزن کی تخصیص نہیں البتہ رباعی کی مخصوص بحر سے اس کا منفرد ہونا ضروری ہے۔
- قطعہ کے لیے ضروری ہے کہ اس کے تمام اشعار آپس میں مربوط اور معنوی اعتبار سے ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے ہوں یعنی ایک بیت کا تعلق دوسری بیت سے ہو۔
- مثال کے طور پر قافیہ کی ترتیب قطعہ میں حسب ذیل ہوتی ہے:

ب	الف
ب	ج
ب	د

علی ہذا القیاس

اردو کی دیگر شعری اصناف اور ہیئتیں

رباعی

- رباعی اس صنف کا نام ہے جس میں چار مصرعوں میں ایک مکمل مضمون ادا کیا جاتا ہے۔
- رباعی عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی 'چار چار' کے ہیں۔
- رباعی کے تمام مصرعوں میں خیال مربوط ہوتا ہے اور آخری مصرعے میں خیال کی تکمیل ہوتی ہے۔
- اصطلاحاً رباعی کے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں اور تیسرا مصرع بے قافیہ ہوتا ہے۔

غفلت میں گزاری زندگانی ہم نے — یاروں کی کوئی بات نہ مانی ہم نے
ہے وقت تو اک نعمت عظمیٰ آزاد — قدر اس کی مگر کبھی نہ جانی ہم نے
(فضل حق آزاد)

تجھ مکھ کا یہ پھول ہے چمن کی زینت — تجھ شمع کا شعلہ ہے دکن کی زینت
فردوس میں نرگس نے اشارہ سوں کہا — یہ نور ہے عالم کے نین کی زینت
(ولی)

- ضروری ہے کہ رباعی کا چوتھا یعنی آخری مصرع زیادہ پر زور ہو اور محسوس ہو کہ رباعی کا پورا مضمون اس میں سمٹ آیا ہے۔ اس طرح رباعی کا سب سے اہم مصرع چوتھا مصرع ہوتا ہے۔
- رباعی میں عام طور پر اخلاق و تصوف، پند و موعظت اور حکمت وغیرہ کے مضامین ہوتے ہیں۔
- ارباب عروض نے رباعی کو رباعی کے علاوہ ترانے، دوبیتی، چہار مصرعی، خصی اور خصی کہا ہے۔
- یاد رہے کہ رباعی میں قطعہ کے برخلاف صرف دو شعر یا چار مصرعے ہی ہو سکتے ہیں۔
- رباعی کے لیے صرف ایک بحر اور 24 اوزان مختص ہیں۔ صرف اسی بحر اور انھیں اوزان میں رباعی کہی جا سکتی ہے۔
- رباعی کے لیے صرف ایک بحر 'بحر ہزج' مختص ہے۔
- یاد رہے کہ رباعی فارسی سے اردو میں آئی ہے اور فارسی کا پہلا رباعی گو شاعر رودکی کو قرار دیا جاتا ہے۔
- پروفیسر خواجہ اکرام الدین کے مطابق اردو کے پہلے رباعی گو شاعر محمد قلی قطب شاہ ہے۔

Scanned with CamScanner

کچھ واحد الفاظ اور اُن کی جمع

واحد	جمع	واحد	جمع
اوّل	اوائل	استاد	اساتذہ
اُمت	اُمم	اُمّ (ماں)	اُمہات
اکبر	اکابر	امیر	امراء
باب	ابواب	باطن	بواطن
بحر	بحور	بیت	ابیات
تدبیر	تدابیر	تقریر	تقاریر
ثمر	اثمار	جذبہ	جذبات
حاضر	حضار	حق	حقوق
خاطر	خواطر	خصلت	خصائل
خُلق (عادت)	اخلاق	خلق (لوگ)	خلائق
دین	ادیان	ذکر	اذکار
رفیق	رفقاء	حقیقت	حقائق
خط	خطوط	خاتون	خواتین
روح	ارواح	جاہل	جہلاء
زمانہ	ازمنہ	ذریعہ	ذرائع

Scanned with CamScanner

Gender (تذکیر و تانیث)

جنس کا بیان

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو (۲) قسمیں ہوتی ہیں

(۱) مذکر (۲) مؤنث

مذکر: وہ اسم ہے جس سے اُس کے نر ہونے کا علم ہو۔ مثلاً مرد، لڑکا، گھوڑا، شیر وغیرہ۔

مؤنث: وہ اسم ہے جس سے اُس کے مادہ ہونے کا علم ہو مثلاً عورت، لڑکی، گھوڑی، شیرنی وغیرہ۔

یہ تو ہوئی جاندار کی بات۔ جانداروں میں نر کے مقابلے میں مادہ بھی ضرور ہوتی ہیں لیکن ہماری بول چال میں بے شمار ایسی چیزیں بھی ہیں جن کے مقابلے پر ان کے نر یا مادہ موجود نہیں اس صورت حال میں بول چال میں اہل زبان نے ان میں سے بعض کو مذکر اور بعض کو مؤنث قرار دے لیا ہے۔ اس لیے مذکر و مؤنث ہر دو کو دو۔ دو حصوں میں بانٹ لیا گیا ہے۔ (۱) مذکر حقیقی (۲) مذکر غیر حقیقی اور

(۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث غیر حقیقی۔

مذکر حقیقی اور مؤنث حقیقی کا ذکر اوپر ہوا۔

مذکر غیر حقیقی:۔ وہ اسم ہے جس کے مقابلے میں اس کی مادہ موجود نہ ہو مثلاً درخت، قلم، جہاز، سورج وغیرہ۔

مؤنث غیر حقیقی:۔ وہ اسم ہے جس کے مقابلے میں اس کا نر موجود نہ ہو مثلاً کتاب، کرسی، لکڑی، پنسل وغیرہ۔

بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جو مذکر و مؤنث ہونے کا پتا نہیں دیتے۔ انھیں جنس مشترک کہا جا سکتا ہے۔ مثلاً دوست، راہی، ساتھی، ٹیچر وغیرہ۔

Scanned with CamScanner

سرسید احمد خاں

سید احمد خاں 17 اکتوبر 1817ء کو دلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام میر متقی اور دادا کا نام سید ہادی تھا۔ ان کے اسلاف شاہ جہاں کے زمانے میں ہندستان آئے اور مختلف بڑے عہدوں پر فائز ہوئے۔ یہ گھرانا بے حد معزز اور مذہبی تھا۔

سید احمد خاں کی ابتدائی تعلیم ان کی ماں عزیز النسا بیگم کے ذریعے ہوئی جنھوں نے قرآن کریم کے چند پارے اور اردو کی ابتدائی کتابیں پڑھائیں۔ انھوں نے بیٹے کی تربیت بھی بہت خوش اسلوبی سے کی۔ چوں کہ سید احمد خاں کا بچپن اپنی ننھیال میں گزرا تھا لہٰذا ان کی ذہنی تربیت میں ان کے نانا خواجہ فرید الدین کا بھی بڑا ہاتھ رہا۔ سرسید نے مشہور عالم دین مولانا حمید الدین اور دیگر اساتذہ سے کسب فیض کرتے ہوئے عربی، فارسی، طب اور ریاضی کی تعلیم حاصل کی۔

1836ء میں انیس برس کی عمر میں سید احمد خاں کی شادی پارسا بیگم سے ہوئی۔ اپنے والد کی وفات کے بعد 1838ء میں وہ ایسٹ انڈیا کمپنی میں عارضی سررشتہ دار مقرر ہوئے۔ 1841ء میں انھوں نے منصفی کا امتحان پاس کیا اور مین پوری میں بطور منصف ان کا تقرر ہوا۔ وہاں سے ان کا تبادلہ فتح پور سیکری اور بعد میں دہلی ہوا۔ 1842ء میں بہادر شاہ نے جواد الدولہ عارف جنگ کے خطاب سے نوازا۔ 1855ء میں صدر امین کی حیثیت سے وہ بجنور گئے۔ 10 مئی 1857ء کو جب غدر کی ابتدا ہوئی تو سرسید بجنور میں ہی تھے۔ غازی پور میں انھوں نے سائنٹفک سوسائٹی کی بنیاد ڈالی۔ 1864ء میں ان کا تبادلہ علی گڑھ ہو گیا۔ اپریل 1869ء میں وہ لندن گئے۔ اکتوبر 1870ء میں وہاں سے واپسی کے بعد رسالہ "تہذیب الاخلاق" کا اجرا کیا۔ 1875ء میں "مدرسۃ العلوم" (محمڈن اینگلو اورینٹل اسکول

Scanned with CamScanner

کچھ واحد الفاظ اور اُن کی جمع

واحد	جمع	واحد	جمع
اوّل	اوائل	استاد	اساتذہ
اُمّت	اُمم	اُمّ (ماں)	اُمّہات
اکبر	اکابر	امیر	امراء
باب	ابواب	باطن	بواطن
بحر	بحور	بیت	ابیات
تدبیر	تدابیر	تقریر	تقاریر
ثمر	اثمار	جذبہ	جذبات
حاضر	حضار	حق	حقوق
خاطر	خواطر	خصلت	خصائل
خُلق (عادت)	اخلاق	خلق (لوگ)	خلایق
دین	ادیان	ذکر	اذکار
رفیق	رفقاء	حقیقت	حقایق
خط	خطوط	خاتون	خواتین
روح	ارواح	جاہل	جہلاء
زمانہ	ازمنہ	ذریعہ	ذرائع
ضعیف	ضعفا	طفل	اطفال
عدو (دشمن)	اعدا	عدد	اعداد
نور	انوار	وقت	اوقات

Scanned with CamScanner

چند الفاظ کی تذکیر و تانیث

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
ابا	اماں	گھوڑا	گھوڑی
استاد	استانی	لڑکا	لڑکی
اونٹ	اونٹنی	مرد	عورت
باپ	ماں	میاں	بیوی
بکرا	بکری	ماموں	ممانی
بندہ	بندی	مرغا	مرغی
بیل	گائے	معلم	معلّمہ
بیٹا	بیٹی	والد	والدہ
تیلی	تیلن	ملازم	ملازمہ
خالو	خالہ	ناگ	ناگن
خادم	خادمہ	ہاتھی	ہتھنی
دادا	دادی	دیور	دیورانی
دولہا	دولہن	دھوبی	دھوبن
درزی	درزن	راجا	رانی
سیّد	سیدانی	شہزادہ	شہزادی
شیر	شیرنی	شاعر	شاعرہ

سوالات

جنس کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

مذکر حقیقی اور غیر حقیقی میں کیا فرق ہے؟

مؤنث حقیقی اور مؤنث غیر حقیقی

Scanned with CamScanner

باب ۹

فیض احمد فیض

1911

[illegible]

دو اپنے عہد کے مشہور [illegible]

ان کی ابتدائی تعلیم قرآن شریف [illegible]

[illegible] کی تعلیم حاصل کی۔ 1927ء میں [illegible] 1931ء [illegible]

[illegible] کا تعلیمی سلسلہ جاری رہا۔ انھوں نے عربی اور انگریزی [illegible]

[illegible] کالج آف کامرس میں [illegible]

دوسری جنگ عظیم میں [illegible]

[illegible] وہ میجر اور لیفٹیننٹ کرنل بھی بنائے گئے۔ فوج میں بہترین کارکردگی [illegible]

1941ء میں فیض کی شادی ایلس [illegible]

خیالات اور سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے وہ کئی مرتبہ جیل گئے۔ ان میں راولپنڈی سازش [illegible]

فیض نے ایشیا، یورپ، امریکہ اور افریقہ کے مختلف ممالک کی سیر کی [illegible]

میں جب انجمن ترقی پسند مصنفین کی بنیاد پڑی تو فیض انجمن کی پنجاب شاخ کے سکریٹری [illegible] انگریزی صحافت کے پیشے سے بھی منسلک رہے۔ 1962ء میں انھیں لینن امن انعام ملا۔ ان کا انتقال 20 نومبر 1984ء [illegible]

["نقش فریادی"، "دست صبا"، "زنداں نامہ"، [illegible] "شام شہر یاراں" [illegible] ان کے شعری مجموعے ہیں۔ نثر میں "میزان" [illegible] تراجم اور متفرقات ان کے علاوہ ہیں۔]

فیض عہد حاضر کے مقبول ترین شاعروں میں ہیں۔ انھوں نے [illegible] رکھا۔ ان کی نظمیں پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی بانسری کے [illegible] شاعری میں انقلاب اور رومانیت کا بہترین امتزاج پایا جو فیض کا خاص امتیاز ہے۔

جوش ملیح آبادی

ان کا نام شبیر حسن خاں اور تخلص جوش ہے۔ وہ 1896 میں ملیح آباد [illegible] میں پیدا ہوئے۔ [illegible] فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم [illegible] یہی انقلاب [illegible] جہاں [illegible] تھے۔

والد کے انتقال کے بعد وہ معاشی پریشانیوں میں مبتلا ہوئے۔ [illegible] مہاراجا کشن پرشاد کی کوششوں سے انھیں حیدرآباد کے دارالترجمہ میں ملازمت مل گئی۔ ان کا مزاج باغیانہ تھا۔ ایک جاگیردار گھرانے میں پیدا ہونے کے باوجود وہ جاگیردارانہ نظام کے سخت مخالف تھے۔ اسی مزاج کے چلتے انھوں نے نظام حیدرآباد کے خلاف نظم کہی جس کے نتیجے میں حیدرآباد سے ان کا اخراج ہوا۔

آزادی کے بعد وہ پاکستان چلے گئے لیکن وہاں انھیں ذہنی آسودگی نصیب نہیں ہو سکی۔ ان کی زندگی کے آخری دن بڑے کرب و انتشار میں گزرے۔ 22 فروری 1982 کو ان کا انتقال ہوا۔ نظم و نثر میں درجنوں کتابیں ان سے یادگار ہیں۔ ان میں روح ادب، نقش و نگار، شعلہ و شبنم، جنون و حکمت، حرف و حکایت، آیات و نغمات، قطرہ و قلزم، الہام و افکار، سیف و سبو اور یادوں کی برات (خود نوشت) زیادہ اہم ہیں۔